فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

"تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے" (ترجمہ شیخ الہندؒ)

فتاوی یسئلونک

دار الافتاء والارشاد

الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)

شمارہ 73 | جمعۃ المبارک 02 ذوالحجہ 1441ھ 24 جولائی 2020ء

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- بالمشافہ: سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہ جمع کروائیں۔
- بذریعہ ویب سائٹ: www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- بذریعہ برقی مراسلہ: ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- بذریعہ واٹس ایپ: 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

نوٹ: جوابات/فتاویٰ سوالات موصول ہونے کی ترتیب سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

دار الافتاء والارشاد، الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ، فقہ اکیڈمی C-335 بلاک 1، گلستان جوہر، کراچی

سوال: یہ ذوالحجہ کا پہلا عشرہ ہے اور اس عشرہ کے تو روزے نہایت فضیلت کے حامل ہیں مگر انسان کو سفر اور بیماری در پیش ہوسکتی ہے تو ان روزوں کے بارے میں رمضان المبارک کے روزوں والی آیت کی رخصتیں بھی حاصل ہوں گی یا نہیں۔ فرض میں رخصتیں ہیں تو سنت میں بھی ہونا قرین قیاس ہے کہ انسان ان نو دنوں میں بیمار ہو جائے یا سفر پر چلا جائے تو کیا ان دنوں کے روزے کے اجر کا نقصان کیے بغیر بعد کے دنوں میں رکھ سکتا ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اب اگر ایک شخص کسی وجہ سے روزے نہ رکھ سکا تو اس کے لیے رخصت ہے کہ وہ بعد میں رکھ لے رخصت کا معنی یہ ہے کہ جو فرض اس کے ذمہ ہے وہ بعد میں ادا کر کے فرض سے سبکدوش ہوسکتا ہے اور عذر کی بنا پر رمضان کا روزہ چھوڑنے پر اس کو گناہ نہیں ہوگا، البتہ فضیلت تو رمضان کے مہینے کی ہی زیادہ ہے جو کسی اور مہینے میں حاصل نہیں ہوسکتی لیکن اگر اللہ رب العزت چاہیں تو بندے کی نیت اور لگن کی بنا پر اس کو وہ فضیلت عطا فرمادیں۔ البتہ ذی الحجہ کے روزے چونکہ فرض نہیں اس لیے ان کی قضاء نہیں۔ سفر وغیرہ پر جانے یا کسی اور عذر کی بنا پر اگر روزے چھوٹ گئے تو اب ان کی قضاء نہیں بعد میں ذی الحجہ کی نیت سے روزے رکھنے میں وہ عام نفلی روزے ہی ہوں گے ان میں ذی الحجہ کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔

سوال: قربانی سے متعلق پوچھنا چاہتی ہوں۔ کیا گھر کے تمام صاحبِ حیثیت افراد پر قربانی واجب ہے یا سربراہِ خاندان کی طرف سے کی گئی قربانی اس گھرانے کے تمام افراد کی طرف سے کفایت کرے گی۔

جواب: قربانی ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر صدقہ فطر واجب ہے یعنی جس کے پاس سونا، چاندی، نقد رقم یا ضرورت سے زائد سامان اس مقدار میں موجود ہو جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو اس پر قربانی واجب ہے اور جس شخص پر زکوۃ واجب ہے اس پر بدرجۂ اولیٰ قربانی بھی واجب ہے۔ لہذا گھر میں جتنے عاقل، بالغ افراد صاحب نصاب ہیں سب پر قربانی واجب ہے۔ گھر کے سربراہ کی طرف سے ایک بکرے کی قربانی پورے گھر کی طرف سے واجب کو ساقط کرنے کے لیے کافی نہیں۔ وأما شرائط الوجوب منها اليسار وهو ما يتعلق به وجوب صدقة الفطر دون ما يتعلق به وجوب الزكاة... والموسر فی ظاهر الرواية ... لا يستغنى عنها (فتاویٰ هندية، ص۲۹۲، الناشر دار الفكر، سنة النشر ۱۴۱۱ھ-۱۹۹۱م)

تجب على حر مسلم مقيم موسر عن نفسه لا عن طفله شاة بدنة (تبيين الحقائق، كتاب الاضحية، من تجب عليه الاضحية)

سوال: کیا تحریر کردہ روایت درست ہے؟ ”ذی الحجہ کی ۷، ۸، ۹ اور ۱۰ تاریخ کو خاص اولاد کے حق میں دعا مانگنی ہے۔ کیونکہ ان دنوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لیے دعا مانگی تھی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبول فرمائی تھی“۔

جواب: ذوالحجہ کا پہلا عشرہ بہت ہی بابرکت ہے یہ ایام اللہ تعالیٰ کے محبوب ایام ہیں قرآن کریم میں ان دس راتوں کی قسم کھائی گئی ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ» يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: «وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ» (سنن ابی داود، کتاب الصوم، باب فی صوم العشر)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بھی ایام میں کوئی نیک عمل اللہ رب العزت کو زیادہ محبوب نہیں بنسبت ان ایام کے یعنی ذوالحجہ کے دس دن صحابہ نے عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں سوائے اس آدمی کے جو اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلا پھر ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں لوٹا“۔

لہذا یہ مبارک ایام ہیں، ان میں عرفہ کا بابرکت دن، اس کے علاوہ تکبیرات تشریق، حج اور قربانی جیسی عظیم عبادات ادا کی جاتی ہیں۔ اس لیے ان ایام میں ذکر اذکار اور دعاؤں کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی ان ایام میں دعائیں کی ہیں اور

ان میں اپنی اولاد کے لیے بھی دعائیں شامل ہیں، لہٰذا عمومی طور پر دنیاو آخرت کی تمام حاجات پوری ہونے کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی خیر و بھلائی کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے تو بہت بہتر ہے۔

سوال: قربانی میں بکرا زیادہ افضل ہے یا گائے؟

جواب: قربانی کے لیے سینگوں والا خصی مینڈھا افضل ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: خَيْرُ الضَّحَايَا الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ. (سنن ابن ماجه، كتاب الأضحية) ترجمہ: ''بہترین قربانی سینگوں والے مینڈھے کی قربانی ہے''۔

اس کے بعد ہر وہ جانور افضل ہے جس میں گوشت زیادہ مقدار میں ہو اور لذیذ ہو چنانچہ ایک موٹی تازی بکری کی قربانی دو دبلے اور لاغر بکروں سے افضل ہے۔

(آ) والخصي أفضل من الفحل؛ لأنه أطيب لحما... إذا كان قيمة الشاة والبدنة سواء كانت الشاة أفضل؛ لأن لحمها أطيب، كذا في الظهيرية.

(الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية)

(ب) وفي فتاوى ابي الليث: شراء الأضحية بثلاثين درهما شاتان افضل من شراء واحدة قال وشراء الواحدة بعشرين افضل من شراء شاتين بعشرين لأن بثلاثين درهما توجد شاتان على ما يجب من إكمال الأضحية في السن والكبر ولا يوجد بعشرين كذلك حتى لو وجد كان شراء الشاتين افضل ولو لم يوجد بثلاثين كذلك كان شراء الواحدة افضل. (الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية)

سوال: کسی شخص نے قربانی کا جانور لیا اور پھر اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی، جس کے بعد انہوں نے وہ جانور اسی ہزار کا ایک قصائی کو بیچ دیا اور وہ پیسے ان کے پاس آگئے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ چوں کہ قربانی کا جانور لے چکے تھے اس لیے وہ قربانی آپ کی ہوگئی، دوبارہ قربانی کی ضرورت نہیں ہے۔

جواب: قربانی کے جانور کو بلاعذر فروخت کرنا مناسب نہیں البتہ کسی عذر کی بناء پر اگر جانور فروخت کیا گیا ہے تو دوسرا جانور خرید ناضروری ہے دوسرا جانور اگر پہلے جانور سے کم قیمت کا خریدا گیا تو حاصل ہونے والے نفع کو صدقہ کرنا ضروری ہے۔

ولو باع الأضحية جاز خلافا لأبي يوسف - رحمه الله تعالى - ويشتري بقيمتها أخرى ويتصدق بفضل ما بين القيمتين (الفتاوى الهندية، كتاب الاضحية، الباب السابع في التضحية عن الغير وفي التضحية بشاة الغير عن نفسه)

سوال: میں نے اپنی فیکٹری میں بکرے پالے ہیں، ان کی عمر تیرہ ماہ ہے لیکن ان کے آگے کے دو دانت برابر ہی ہیں، بڑے نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: بکرا اور بکری کی قربانی کے لئے ایک سال کا ہونا کافی ہے، دو دانتوں کا نکلنا ضروری نہیں۔ لہٰذا ان کی قربانی کرنا جائز ہے۔ (و) صح (الثني) فصاعدا من الثلاثة والثني (هو ابن خمس من الإبل، وحولين من البقر والجاموس، وحول من الشاة) (الدر المختار، كتاب الاضحية)

سوال: قربانی کے حوالے سے سوال ہے کہ اگر بڑا جانور یعنی گائے یا اونٹ ہے اور حصوں پر ہے اور اگر ایک شخص ایسا ہے کہ اس کا کام (حباب) تقاریب کا انعقاد کرانا ہے (Event Management) وہ پورے سال شادیاں منعقد کروائے اس میں اسراف بھی ہو اور میوزک بھی خوب ہو اور اگر وہ رمضانوں میں افطار بھی کروا رہا ہے تو اس کی قربانی کا حصہ حلال ہے یا حرام اور اگر حرام ہے تو اس سے صرف اس کی قربانی کا تعلق ہے یا باقی حصہ داروں کی قربانی بھی ضائع ہوجاتی ہے؟

جواب: مشترکہ قربانی کرنے کی صورت میں ہر شریک کا مال اور نیت درست ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی ایک شریک کی بھی کمائی حرام ہوگی تو اس کی وجہ سے سب کی قربانی نہیں ہوگی۔ صورت مسئولہ میں جو شخص تقاریب کا انعقاد کرتا ہے تو اس شخص کا موسیقی کے آلات وغیرہ فراہم کرنا تو ناجائز ہے لیکن تقریب کے انعقاد میں صرف موسیقی ہی شامل نہیں بلکہ دیگر اور چیزیں مثلاً میز کرسیوں کا انتظام، مہمانوں کے کھانے وغیرہ کی دیکھ بھال، ویٹرز کی فراہمی وغیرہ وغیرہ بھی شامل ہوتی ہیں تو مجموعی اعتبار سے ایسے شخص کی کمائی کو حرام نہیں کہا

جا سکتا، ہاں البتہ کراہیت ضرور پائی جاتی ہے۔ لہٰذا اگر تقریبات کا انعقاد کرنے والا شخص قربانی کے جانور میں شریک ہوتا ہے تو خود اس کی اور دیگر شرکاء کی قربانی درست ہے۔

والحاصل أنه إن علم أرباب الأموال وجب رده عليهم، وإلا فإن علم عين الحرام لا يحل له ويتصدق به بنية صاحبه(رد المحتار، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب رد المشتري فاسد...)

(وإن مات أحد السبعة) المشتركين في البدنة (وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم صح) عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل ولو ذبحوها بلا إذن الورثة لم يجزهم لأن بعضها لم يقع قربة (وإن كان شريك الستة نصرانيا أو مريدا اللحم لم يجز عن واحد) منهم لأن الإراقة لا تتجزأ(الدر المختار، كتاب المزارعة، باب جناية البهيمة)

سوال: اگر کوئی شخص قربانی کر رہا ہو اور ساتھ ہی کسی بینک کا مینیجر یا اکاؤنٹنٹ ہو تو ایسے شخص کی قربانی ہوگی یا نہیں؟

جواب: بینک کی ملازمت شرعاً ناجائز ہے اور اس سے حاصل شدہ آمدنی بھی حرام ہے۔ لہٰذا جو قربانی اس مالِ حرام سے کی جائے گی وہ بھی ناجائز ہوگی۔ البتہ اگر بینک ملازم کے دیگر جائز ذرائع آمدن ہوں یا وہ قرض لے کر قربانی کرے تو وہ جائز ہوگی۔

في القنية لو كان الخبيث نصابا لا يلزمه الزكاة لأن الكل واجب التصدق عليه فلا يفيد إيجاب التصدق ببعضه ومثله في البزازية (رد المحتار، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم)

(قوله وإن كان شريك الستة نصرانيا إلخ) وكذا إذا كان عبدا أو مدبرا يريد الأضحية لأن نيته باطلة لأنه ليس من أهل هذه القربة فكان نصيبه لحما فمنع الجواز أصلا بدائع .(رد المحتار، كتاب الأضحية، ص ۲۵۰)

قال العلامة الحصكفي ﷫: (وإن) (مات أحد السبعة) المشتركين في البدنة (وقال الورثة اذبحوا عنه وعنكم) (صح) عن الكل استحسانا لقصد القربة من الكل، ولو ذبحوها بلا إذن الورثة لم يجزهم لأن بعضها لم يقع قربة (وإن) (كان شريك الستة نصرانيا أو مريدا اللحم) (لم يجز عن واحد) منهم لأن الإراقة لا تتجزأ هداية (رد المحتار، كتاب الأضحية، ص ۲۵۶)

سوال: قربانی کس پر فرض یا واجب ہے؟

جواب: قربانی ہر اس عاقل بالغ مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہے یا اس کی ملکیت میں ضرورت سے زائد اتنا سامان ہے جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہے یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان ہو جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو یا تجارت، شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا لازم ہے۔ قربانی واجب ہونے کے لیے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گزرنا شرط نہیں ہے اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں۔

وشرائطها الإسلام والإقامة واليسار الذي يتعلق به) وجوب (صدقة الفطر)... لا الذكورة فتجب على الأنثى...(قوله وشرائطها) أي شرائط وجوبها، ولم يذكر الحرية... ولا العقل والبلوغ لما فيها من الخلاف...واليسار إلخ) بأن ملك مائتي درهم أو عرضا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس أو متاع يحتاجه إلى أن يذبح الأضحية(رد المحتار، كتاب الاضحية)

ختم شد